سوال

(265)اگر گھر میں خرچ عورت کرتی ہو تو بھی وہ گھر کی حکمران نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب گھر کی آمدنی میں مرد مصدر رئیسی نہ ہو تو کیا وہ خاندان کا سربراہ شمار ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکمرانی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرد کے ساتھ خاص کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرد عورت کا امین ہے اور اس کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی حالت سدھارتا ہے اسے اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور اسے برے کام سے روکتا ہے جس طرح کی ایک حکمران اپنی رعایا کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلرِّجالِ عَلَيهِنَّ دَرَجَةٌ

"اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔"

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ... سورة النساء 34

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔"

حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

مراد یہ ہے کہ مرد عورت پر قیم یعنی سربراہ ہے وہ اس کا رئیس بڑا اور اس پر حاکم ہے اور جب وہ ٹیڑھی ہوجائے تو اسے ادب سکھانے والا ہے۔

علامہ شنقیطی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں:

اس میں یہ اشارہ ہے کہ مرد عورت سے افضل ہے اس لیے کہ مرد ہونا شرف وکمال ہے اور نسوانیت طبعی اور پیدائشی طور پر وہی نقص ہے اور لگتا ہے کہ مخلوق اس پر متفق ہے۔ اس لیے کہ عورت کے لیے زیور اور زینت کی اشیاء سب لوگ ہی بتاتے ہیں کیونکہ وہ پیدائشی طور پر ہی نقص لانے والی ہے۔ البتہ نادر (مردوں سے زیادہ عقل مند) عورتوں کا

کوئی اعتبار نہیں کیونکہ نادر کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا۔

نیز حکمرانی کے بھی کچھ اسباب ہیں :

1۔کمال عقل ،کمال تمیز،امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔مردوں کو عقل اور تدبیر کی زیادتی میں عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اس لیے انہیں عورتوں پر سر براہ کا حق دیا گیا ہے۔

2۔کمال دین اس لیے کہ عورت کو حیض اور نفاس آتا ہے اور پھر وہ نہ تو روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس مدت میں نماز پڑھتی ہے لیکن مرد ایسا نہیں کرتا۔

3۔مال خرچ کرنا،یہ مرد پر واجب ہے عورت پر نہیں کیونکہ مہر وہ دیتا ہے اور عورت کے نان ونفقہ کا بھی ذمہ دار ہے۔اسی لیے جب خاوند بیوی کو نان ونفقہ نہ دے تو بیوی کو عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سربراہ صرف مرد کو ہی حاصل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے خواہ عورت اپنے آپ پر اور اولاد پر خرچ ہی کیوں نہ کرتی رہے بلکہ یہ احسان شمار ہو گا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فَإِن طِبنَ لَكُم عَن شَىءٍ مِنهُ نَفسًا فَكُلوهُ هَنيـًٔا مَريـًٔا ﴿٤﴾... سورة النساء

"اگر وہ تمھیں اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑدیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ۔"

لہذا ہر حالت میں سربراہی صرف مرد کو ہی حاصل ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ (سربراہی عورت کو حاصل ہو اور) مرد گھر سے نکلتے وقت عورت سے اجازت طلب کرے۔(واللہ اعلم)(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے۔احکام القرآن لابن العربی(1/531) احکام القرآن لجصاص(2/188) تفسیر قرطبی(2/169) تفسیر ابن کثیر(1/491) اضواء البیان للشنقیطی(1/136)(شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص333

محدث فتویٰ